تاریخِ دکن

کی

دلچسپ حکایات کا

پہلا حصّہ

۱۹۳۱ ف

تاریخِ دکن

کی

دلچسپ حکایات

کا

پہلا حصہ

مطبوعہ
شمس الاسلام پریس حیدر آباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند ہدایات

بچوں کو ایک کہانی پہلے سنا دو یا خود ان کو پڑھ لینے دو اس کے بعد اُن سے وہ سوالات پوچھو جو کہانی کے آخر میں درج ہیں اور پھر اُن سے فرمایش کرو کہ اس کہانی کو اپنے الفاظ میں دُہرائیں۔ اس طریقہ سے بچوں کو تاریخی واقعات سے دلچسپی پیدا ہوگی۔ اگر ایک بچہ کہانی پڑھے اور دوسرا سنے تو بھی ممکن ہے۔ اس صورت میں ایک بچہ دوسرے سے کہانی کو زبانی بھی سن سکتا ہے۔ بچوں کو پڑھنے کے لئے جبر نہ کرو اگر ان کا جی پڑھنے کو نہیں چاہتا ہے تو مضایقہ نہیں۔ خود آپ پڑھ کر انہیں سناؤ

کبھی بچوں سے مشکل الفاظ کے معنے دریافت نہ کرو۔

سراج الدین طالب

(ا)

آج سے چھ سو سال پہلے ہندوستان میں جلال الدین خلجی بادشاہ تھا۔ وہ دہلی میں رہتا تھا۔ اس کا ایک بھتیجا کڑہ کا صوبہ دار تھا اس کا نام تھا علاء الدین۔ اس کو یہ خیال آیا کہ ملک دکن کو فتح کرے اس لئے وہ اپنی فوج لے کر دکن کی طرف آیا۔ یہاں دیوگڑھ میں ایک راجہ حکومت کرتا تھا اس کا نام رام دیو تھا۔ یہ راجہ علاء الدّین کے آنے کی خبر پاکر قلعہ میں چھپ گیا اور اس کے دروازے بند کر لئے یہ قلعہ بہت اونچا تھا اور اس کے اطراف بڑی بڑی دیواریں تھیں ان پر چڑھنا یا قلعہ کے دروازے کو کھولنا مشکل تھا۔

اس لئے علاء الدّین نے اپنی فوج کو اُس قلعے کے اطراف

جمع کر دیا۔ آخر راجہ قلعے میں بند رہتے رہتے تنگ آ گیا اور
علاء الدین سے صلح کر لی علاء الدین اس سے بہت سا مال
اور دولت لے کر ہندوستان کو واپس ہو گیا۔

۱۔ جلال الدین کون تھا

۲۔ علاء الدین کو جلال الدین کیا ہوتا تھا۔

۳۔ دیوگڈھ کے راجہ کا نام کیا تھا۔

(۲)

ہندوستان میں محمد تغلق ایک بادشاہ تھا۔ یہ بہت لائق
بادشاہ تھا۔ وہ دکن کے ملک کا بھی بادشاہ بن گیا تھا۔ اس
زمانے میں یہ بادشاہ دہلی میں رہتا تھا۔ یہ مقام دکن سے
بہت دور ہے۔ وہاں سے دکن پہنچنے دو مہینے کا سفر ہے

اسلئے اُس نے خیال کیا کہ بادشاہ کو اپنے ملک کے
بیچوں بیچ رہنا چاہیئے وہ دہلی کو چھوڑ کر دیوگڈھ میں آرہا۔ اور
اس کا نام دولت آباد رکھا یہ مقام ضلع اورنگ آباد میں ہے
سُلطان محمد تغلق نے اپنے تمام امیروں اور دہلی کے رہنے
والوں کو حکم دیا کہ وہ بھی دہلی کو چھوڑ دیں اور دولت آباد میں
آجائیں اپنا قدیم وطن چھوڑنے کی وجہ سے سب اس سے
ناراض ہو گئے تو بادشاہ نے اُن کو دہلی واپس چلے جانے کا
حکم دیدیا اس کے بعد دکن میں جو امیر رہ گئے تھے وہ بادشاہ
کے مخالف ہو گئے اور ایک نئی حکومت دکن میں قایم کرلی
ان سب امیروں نے محمد اسمٰعیل کو بادشاہ بنایا اور سُلطان
ناصر الدین اسمٰعیل کو خطاب دیا۔ یہ بہت بوڑھا تھا اس لئے

اس نے اپنی طرف سے اپنے ایک امیر علاء الدین حسن کو بادشاہ بنا دیا۔ یہ علاء الدّین کون تھا تم کو اگلی کہانی سے معلوم ہوگا۔

۱۔ سُلطان ناصر الدین کا نام کیا تھا۔

۲۔ محمدؐ تعلق دیوگڈھ میں آکر کیوں رہ گیا تھا۔

۳۔ دیوگڈھ کا دوسرا نام کیا ہے۔ اور یہ کہاں ہے۔

(۳)

ہندوستان کے مغرب کی طرف ایک ملک ہے افغانستان۔ اس میں ایک شہر ہے غور۔ اس شہر میں ایک شخص رہتا تھا۔ اس کا نام محمد شاہ تھا۔ اس کے دو لڑکے تھے علی اور حسن۔ یہی حسن ہے جو بہمنی سلطنت کا پہلا بادشاہ ہوا اس کا پورا نام علاء الدین حسن گنگوی بہمنی ہے

اس کا باپ مر گیا تو اس کی ماں اپنے دونوں بچوں کو
اپنے بھائی کے پاس چلی آئی ۔ اس کا بھائی ملتان کا صو
تھا ۔ دونوں بچے اپنے ماموں کے پاس لکھتے پڑھتے ر
تھوڑے دنوں کے بعد ان کا ماموں مر گیا تو حسن ملتان سے
نکل کر دہلی کو چلا گیا وہاں وہ ایک برہمن کے پاس ٹھیر گیا
کا نام گنگو برہمن تھا وہ بڑا زمین دار تھا حسن اس کی زمین کی
دیکھ بھال کے لئے مامور ہو گیا ۔ ایک دفعہ مزدور زمین میں ہل
چلا رہے تھے کہ ہل کی نوک زمین میں ایک زنجیر سی اٹک گئی
کھودنے پر ایک بڑی دیگ روپیہ اشرفی سے بھری ہوئی
حسن نے وہ دیگ جیسی کی ویسی گنگو برہمن کو پہنچا دی ۔ اس کی
اس دیانت داری پر برہمن کو بڑا تعجب ہوا اور خیال کیا کہ

و دیانت داری کی وجہ سے وہ ضرور ایک دن بڑے رتبہ کو پہنچے گا
اور حسن سے کہا کہ اگر تو کسی بڑے رتبہ کو پہنچے تو میرا نام نہ بھولنا
علاء الدین حسن نے اقرار کیا کہ اگر ایسا ہو گا تو میں اپنے نام کے ساتھ
تیرا نام رکھوں گا کہ لوگ تیرے ہی نام سے مجھے پہچانا کریں جب
علاء الدین حسن دکن کا بادشاہ بنا تو اپنا پورا نام علاء الدین حسن
گنگوی بہمنی مقرر کیا اور اس کی سلطنت بہمنی نام سے مشہور ہوئی

۱۔ علاء الدین حسن کے باپ کا کیا نام تھا اور کہاں کا رہنے والا تھا۔

۲۔ علاء الدین حسن سب سے پہلے کس کے پاس نوکر رہا۔

۳۔ علاء الدین حسن کی سلطنت کو بہمنی سلطنت کیوں کہتے ہیں۔

(۴)

علاء الدین حسن کو کئی لڑکے تھے سب سے بڑے کا نام محمد تھا

بھی نے اُس لڑکے کی شادی اپنے وزیر کی بیٹی سے ٹھیرائی
اس وزیر کا نام ملک سیف الدّین غوری تھا شہزادی کی ماں
ملکہ جہاں تھیں ان کی بہن ملتان میں رہتی تھیں یہ مقام
علاء الدین کے پایہ تخت سے بہت دور تھا۔ ملکہ جہاں کو بُرا
معلوم ہوا کہ بیٹے کی شادی میں اپنی بہن نہیں رہیگی۔ اور اس کا
ذکر اُس نے علاء الدین سے کیا تو اس نے ملکہ کو تو کچھ جواب نہیں دیا لیکن اپنے آدمیوں
کو ملتان بھیجدیا تاکہ ملکہ کی بہن کو وہاں سے بلا کر لائیں۔ شادی
تو شروع ہو چکی تھی اب ہر روز جشن ہونے لگا اور ہر طرف گانے
بجانے کی محفلیں اور دعوتیں ہونے لگیں اور ہر روز پلّوں
شیرنی اور مٹھائی تیار رہتی اور گوپھن سے لوگوں کے گھروں
میں پھینکی جاتی تھی یہ جشن چھ مہینے تک ہوتے رہے۔ چھ

مہینے کے بعد ملکہ جہاں کی بہن ملتان سے آئیں اور بھانجے کی شادی میں شریک ہوئیں۔ شادی کی تقریب میں بادشاہ نے اپنے امیر امرا نوکر چاکروں کو زربفت مخمل اور اطلس کے کپڑے جواہرات ہتھیار اور گھوڑے تقسیم کئے اور شادی ختم ہوئی تو تمام امیر امرا نے بادشاہ سلامت کو قسم قسم کے جواہرات اور قیمتی قیمتی چیزیں نذر کیں۔

۱۔ ملکہ جہاں کی بہن شاہزادہ محمد کو کیا ہوتی تھیں۔

۲۔ شاہزادہ محمد کی شادی کس سے ہوئی۔

(۵)

علاءالدین حسن گنگو بہمنی کے مرنے کے بعد اس کا بڑا بیٹا محمد اس کی جگہ بادشاہ بنا۔ اس کو گھوڑوں کا بہت شوق تھا۔

ایک دن گھوڑوں کے سوداگر گھوڑے لے کر آئے۔ اُس نے گھوڑوں کی ملاحظہ کیا ایک گھوڑا بھی پسند نہ آیا تو سوداگروں سے اُس نے کہا کہ ہمارے حضور میں ایسے خراب گھوڑے کیوں لائے ہو اُن میں سے کوئی بھی ہم کو پسند نہیں سوداگروں نے یہ کہا کہ "ہم اچھے اچھے گھوڑے حضور کے لئے لا رہے تھے راستہ میں ایک شہر ویلم پٹن ہے وہاں کے راجہ کا نام ناگ دیو ہے۔ اُس نے ہم سے گھوڑوں کو چھین لیا" ہم نے اُس سے کہا کہ "یہ حضور کے لئے لیجا رہے ہیں" تو اُس نے ہمارے کہنے کی پروانہ کی۔

محمد شاہ اُس حاکم پر حملہ کرنے کے لئے حیلہ ڈھونڈھتا تھا یہ سنتے ہی اس نے اُسی وقت فوج کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ اس کا ایک عزیز گھوڑا تھا اس کا نام شبدیز رکھا تھا اُس پر سوار ہو کر ویلم پٹن کو روانہ ہوا آٹھ دن میں وہاں پہنچا اور راجہ کو گرفتار کر لیا اُس سے پوچھا کہ گھوڑوں

تو نے کیوں چھین لیا تو اُس نے بے ادبی سے جواب دیا۔ محمد شاہ کو غصہ آیا اور حکم دیا کہ قلعے کے پاس آگ جلائی جائے اور اُس راجہ کی زبان گُدی سے کھینچ کر اُس کو آگ میں جلا دیا جائے۔ اگر وہ بے ادبی سے جواب نہیں دیتا تو شاید محمد شاہ اس کا قصور معاف کر دیتا۔

۱۔ محمد شاہ بہمنی کے گھوڑے کا کیا نام تھا۔

۲۔ ویلم پٹن کے راجہ کا کیا نام تھا۔

۳۔ اُس راجہ کی زبان کیوں نکال دی گئی۔

(۶)

محمد شاہ بہمنی کا بیٹا مُجاہد شاہ تھا جو اُس کے بعد بادشاہ ہوا وہ چھوٹی عمر سے بڑا طاقت ور اور بہت مضبوط تھا۔ ایک دفعہ اُس نے باپ کے خزانہ سے اشرفی اور روپے نکال لئے اُس کی اطلاع جب

ہمیں تک کے باپ کو ہوئی تو اُسے مجاہد شاہ کی اس چوری پر غصہ آیا۔
کیونکہ چوری کرنا نہایت بُرا ہے بادشاہ نے اپنے ایک نوکر کے ذریعے
سے اُس کو بلوایا جب مجاہد آیا تو اُس کے باپ نے اُس کو خوب
کوڑے لگائے جس سے اس کو بہت تکلیف ہوئی۔ لیکن اُس نے
باپ سے کوئی بے ادبی نہیں کی بلکہ چوری سے توبہ کر لی۔ اُس نوکر
سے البتہ دل میں ناراض ہو گیا۔ اور یہ سوچ لیا کہ اُس نوکر سے اُسکا
بدلہ لوں گا کہ اُسی نے پٹوایا تھا۔ ایک دن اس نے نوکر سے کہا۔
"میں سنتا ہوں کہ تو بہت طاقتور ہے اور بڑے بڑے پہلوانوں سے
لڑتا ہے میں بھی دیکھوں کہ تو کتنا زور رکھتا ہے" نوکر نے خیال کیا کہ یہ
چودہ پندرہ برس کا بچہ ہے اس میں کیا طاقت ہو گی اس لئے
بے پروائی کے ساتھ اُس سے کشتی کرنے لگا۔ لیکن مجاہد شاہ نے

ایسا زور لگایا کہ اُس کو گردن کے بَل گرا دیا جس سے اُس کی گردن ٹوٹ گئی ۔

۱۔ محمد شاہ بہمنی کے بیٹے کا کیا نام تھا ۔

۲۔ اُس نے نوکر سے بغض کیوں رکھا ۔

۳۔ مجاہد شاہ نے کیا بڑا کام کیا تھا ۔

(۷)

ضلع رائچور میں ایک گاؤں ہے مدگل ۔ یہاں ایک سُنار رہتا تھا اس کی ایک خوبصورت لڑکی تھی اُس کا نام پرتھال تھا اُس کی تعریف بیجانگر کے راجہ تک پہنچی تو اُس کو یہ شوق ہوا کہ ایسا خوبصورت لڑکی کو اپنی بیوی بنائے اس لئے اُس نے ایک برہمن کو اُس کے پاس بھیجا کہ اُس لڑکی کو لے کر آئے ۔ برہمن گل گیا

اور وہاں اُس لڑکی کے ماں باپ کو منایا سمجھایا کہ وہ اپنی لڑکی کو راجہ کے پاس بھیج دیں لیکن وہ راضی نہیں ہوئے۔ برہمن واپس چلا گیا اور راجہ سے کہہ دیا کہ اُس کے ماں باپ راضی نہیں ہیں اور لڑکی بھی ناراض ہے۔ راجہ کو بُرا معلوم ہوا اور اُس نے ارادہ کر لیا کہ اُس لڑکی کو زبردستی سے لاؤں گا۔ اور اپنی فوج کے ساتھ مُدگل کو گیا راجہ کے آنے کی خبر وہاں پہلے ہی پہنچ گئی تھی اس لئے پرتھال اور اُس کے ماں باپ گاؤں کو چھوڑ کر دور چلے گئے جب راجہ وہاں پہنچا تو اُس کو پرتھال نہ مل سکی اُس نے غصہ میں گاؤں کو تباہ اور برباد کر دیا اور واپس چلا گیا۔ مُدگل بہمنی سلطنت کے بادشاہ کا گاؤں تھا اُس زمانہ میں بہمنی بادشاہ فیروز شاہ تھا۔ اُس کو راجہ کے ہاتھ سے مُدگل کا تباہ ہونا اچھا نہیں معلوم ہوا۔ اس لئے اپنی

فوج کو لے کر بیجانگر کے راجہ سے بدلہ لینے نکلا۔ اور بیجانگر پہنچ گیا لڑائیاں ہوئیں آخر مجبور ہو کر راجہ نے صُلح کر لی اور اپنی لڑکی کی شادی فیروز شاہ سے کر دی۔ شادی کے بعد بادشاہ اپنی دولہن کو لیکر گلبرگہ آیا تو اُس کو خیال آیا کہ سُنار کی لڑکی کی وجہ سے یہ لڑائی ہوئی تھی اُس لڑکی کو دیکھنا چاہیئے اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ اُس کو ڈھونڈھ کر لائیں آخر پرتھال کو پکڑ لائے بادشاہ نے اُس کو دیکھا اور اپنے بیٹے کے ساتھ اس کی شادی کر دی بادشاہ کے اُس لڑکے کا نام حسن خان تھا۔

۱۔ سُنار کی لڑکی کا کیا نام تھا۔

۲۔ بیجانگر کے راجہ نے مُدگل پر چڑھائی کیوں کی۔

۳۔ بیجانگر کے راجہ اور فیروز شاہ میں صُلح کس طرح ہوئی۔

(۸)

فیروز شاہ بہمنی کے بعد احمد شاہ تخت پر بیٹھا۔ وہ فیروز شاہ کا بھائی تھا ۔اسی احمد شاہ نے شہر بیدر آباد کیا۔ یہ حیدر آباد کے ایک ضلع کا مستقر ہے ۔اس کے آباد کرنے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ احمد شاہ اس کے اطراف میں شکار کے لئے نکل گیا اُس زمانے میں یہاں کوئی آبادی نہیں تھی بلکہ جنگل تھا ۔اس جنگل میں ایک لومڑی نظر آئی یہ تمام جنگلی جانوروں میں سب سے زیادہ ڈرپوک ہوتی ہے۔ اس لومڑی پر احمد شاہ نے اپنے شکاری کتے کو چھوڑا کہ اس کا شکار کرے لومڑی کتے کو دیکھ کر بھاگی کتا اس کے پیچھے لپکا اور جب اُس نے اس کو پکڑنا چاہا تو لومڑی اس پر حملہ کر بیٹھی جس سے بادشاہ کو خیال ہوا کہ یہ شاید اُس سرزمین کی تاثیر ہے کہ ایسا بزدل جانور بھی یہاں

دلیر ہو جاتا ہے بہتر یہ ہے کہ اس مقام پر ایک شہر آباد کیا جائے اس کے بعد ہی اُس نے اس جگہ ایک شہر آباد کیا اور اس کا نام احمد آباد رکھا اس کا نام بھی احمد شاہ تھا اور اسکے بسائے ہوئے شہر کا نام احمد آباد اب اس کا نام محمد آباد بیدر ہے

۱۔ فیروز شاہ کے بعد کون بادشاہ بنا۔

۲۔ اس نے بیدر کو کیوں آباد کیا۔

۳۔ بیدر کے اور کیا کیا نام ہیں۔

(۹)

خواجہ عماد الدین محمود گاواں ایران کا ایک بڑا سوداگر تھا۔ علاء الدین شاہ بہمنی کے زمانہ میں گلبرگہ آیا اس کی خوبیوں کو دیکھ کر بادشاہ نے اس کو واپس جانے نہیں دیا اور اس کو سرکاری ملازمت میں داخل کر دیا۔ آہستہ آہستہ اس کی ترقی ہونے لگی یہاں تک

علاء الدین شاہ کے ہونے کے زمانے میں محمود گاواں وزیر بن گیا، وہ بڑا نیک اور سخی آدمی تھا سلطنت کے کاروبار اچھی طرح کرتا تھا بادشاہ اس کو بہت چاہتا تھا، اس سے بعض امیروں کو حسد ہو گیا اور یہ کوشش کرنے لگے کہ بادشاہ اسے نفرت کرنے لگے، ان امیروں نے محمود گاواں کے ایک غلام کو اپنا بنا لیا اور اس کے ذریعے سے ایک کاغذ پر گاواں کی مہر کروالی۔ اس کاغذ میں خواجہ محمود گاواں کی طرف سے راجہ اوڑیسہ کو یہ لکھا گیا تھا۔

"سلطان محمد شاہ شرابی ہے اور رعایا پر ظلم و ستم کرتا ہے اس لئے سب اس سے ناراض ہیں بہتر یہ ہے کہ تم فوج لے کر اس کے ملک پر حملہ کرو میں تم کو مدد دیتا ہوں اس کا ملک فتح ہونے کے بعد آدھا آدھا تم ہم تقسیم کرلیں گے۔"

یہ خط اس کے دشمنوں نے سلطان محمد شاہ کے پاس پیش کر دیا اور کہا کہ خواجہ نے اس خط کو قاصد کے ذریعہ راجہ کے پاس بھیجا تھا ہم نے اس کو راستہ ہی میں سے لے لیا بادشاہ اس کو پڑھ کر بہت غصہ ہوا، اور خواجہ محمود گاواں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد جب اس کو معلوم ہوا کہ خواجہ کے دشمنوں نے یہ چال بازی کی تھی تو بادشاہ کو بہت ندامت ہوئی اور افسوس کرتا رہا مگر اس کو چاہیئے تھا کہ وہ پہلے ہی کچھ سوچ سمجھ کر اس کو قتل کرتا۔

۱۔ گاواں کا نام کیا تھا اور وہ کہاں کا رہنے والا تھا

۲۔ گاواں کس بادشاہ کے زمانے میں دکن میں آیا تھا اور کس بادشاہ کے زمانے میں وزیر بنا۔

۳۔ گاواں کیوں قتل ہوا

(۱۰)

بہمنیہ سلطنت کمزور ہو گئی تو اس کے بڑے امیروں میں سے پانچ نے اپنی اپنی علیحدہ حکومت قائم کر لی۔ قاسم برید بیدر میں حکمران ہو گیا۔ اس کی سلطنت برید شاہی مشہور ہوئی۔ برار کا فتح اللہ عماد الملک مالک بن گیا۔ اُس کی حکومت عماد شاہی کہلائی احمد نظام الملک احمد نگر کا بادشاہ بن گیا اس کی سلطنت کو نظام شاہی بولنے لگے تلنگانہ کے علاقہ میں قطب الملک نے قطب شاہی سلطنت قائم کی اور بیجاپور میں یوسف عادل بادشاہ بن گیا اس کی حکومت کو عادل شاہی کہنے لگے۔ یہ یوسف عادل شاہ ترکی بادشاہوں کی نسل سے تھا۔ بڑی مصیبتوں میں گرفتار ہو کر دکن میں پہنچا اور بہمنی سلطنت میں ملازم ہو گیا اور ترقی کرتے کرتے بیجاپور کا

بادشاہ بن گیا۔ یہ اپنی ترقی کے زمانے میں ایک دفعہ انڈاپور گیا وہاں محمود شاہ بہمنی کا ایک ہندو امیر مکٹ راؤ رہتا تھا اس کے آنے کی خبر سنی تو وہ اپنے خاندان اور گاؤں والوں کو ساتھ لے کر پہاڑوں میں جا چھپا یوسف عادل شاہ نے اس کے گرفتار کرنے کو اپنی فوج بھیجی مکٹ راؤ اس فوج سے لڑنے لگا آخر یوسف عادل شاہ کی فوج کو فتح ہوئی مکٹ راؤ اور اس کے ساتھ سب لوگ قید ہوئے ان قیدیوں میں مکٹ راؤ کی چھوٹی بہن بھی تھی جو بہت خوبصورت اور عقلمند تھی اس کی شادی ابھی نہیں ہوئی تھی اس لئے یوسف عادل شاہ نے اس کو اپنے نکاح میں لایا اور اس کا نام پونجی خاتون رکھا اس بیوی سے اس کو ایک لڑکا اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں لڑکے کا نام اسمٰعیل تھا وہ یوسف عادل شاہ کے مرنے کے بعد بیجاپور کا

بادشاہ بنا۔

۱۔ بہمنی سلطنت کے زوال کے بعد دکن میں کونسی سلطنتیں قائم ہوئیں۔

۲۔ پونجی خاتون کون تھی۔

۳۔ یوسف عادل شاہ کے بعد بیجاپور کا بادشاہ کون تھا۔

(۱۱)

یوسف عادل شاہ کے انتقال کے بعد اطراف کے بادشاہ اور سردار بیجاپور کے دیہات پر قبضہ کر بیٹھے تھے اسمٰعیل عادل شاہ جب تخت نشین ہوگیا تو وہ ایک کے بعد دوسرے سے اپنے علاقہ کے گاؤں حاصل کرنے لگا۔ امیر برید بیدر پر حکمرانی کر رہا تھا وہ بھی علاقہ کا بہت سا حصہ دبا بیٹھا تھا۔ اسمٰعیل عادل شاہ اس سے لڑنے کے لئے فوج لے کر اس کے پایہ تخت تک پہنچ گیا امیر برید قلعہ سے

باہر آکر ڈیروں میں ٹھہر گیا کہ اسمٰعیل عادل سے لڑے یا اسکے

صلح کرے اس کو شراب کی عادت تھی شراب پینا نہایت برا ہے

وہ بڑی ناپاک اور غلیظ چیز ہے اس سے آدمی ذلیل ہوجاتا ہے اور

صحت خراب ہوجاتی ہے۔ ایک وقت رات میں امیر برید نے

خوب شراب پی اور ڈیرے میں بے ہوش سوگیا۔ اس کی اطلاع

اسمٰعیل عادل شاہ کے وزیر اسد خان کو ملی تو وہ اپنے ساتھ دو

چار آدمیوں کو لے کر اس کے ڈیرے میں پہنچ گیا وہاں جاکر اس نے

دیکھا کہ سب پہرے والے نشہ میں مست پڑے ہوئے ہیں امیر برید

بھی اپنے پلنگ پر خواب خرگوش میں پڑا ہوا تھا۔ اسد خاں نے اپنے

ساتھ کے آدمیوں کو آہستہ سے حکم دیا کہ امیر برید کا پلنگ اٹھا کر اپنے

بادشاہ کی فوج کی طرف لے چلیں ڈیروں سے ذرا دور جانے کے بعد

پلنگ اٹھانے والے اس طرح کلمہ پڑھنے لگے جیسا کہ کسی کا جنازہ لے جاتے وقت پڑھتے ہیں اس آواز سے امیر برید پلنگ پر جاگا اور یہ سمجھا کہ شاید جنات اس کا پلنگ اٹھا کر لے جا رہے ہیں اس لئے لاحول پڑھنے لگا۔ اسد خان نے اُس کی لاحول سُن کر کہا کہ "میں شیطان نہیں ہوں جو تیری لاحول سے بھاگ جاؤں" اور اس کو اسی طرح لے جا کر اسمٰعیل عادل شاہ کے سامنے کھڑا کر دیا۔

۱۔ اسد خان کون تھا۔

۲۔ اسمٰعیل عادل شاہ کی امیر برید سے لڑائی کیوں ہوئی۔

(۱۲)

ابراہیم عادل شاہ کو نورس کے لفظ سے بہت محبت تھی وہ ہر ایک چیز کے نام میں اس لفظ کو داخل کرتا تھا اُس نے اپنے سکہ کا

نام نورس رکھا اور اپنی ریاست کے نشان کا نام نشان نورس رکھا اپنے محل کا نام نورس محل رکھا اور نورس نام کی ایک عید بھی مقرر کر دی۔ نورس پور نام ایک شہر بھی آباد کیا۔ اس شہر کے آباد کرنے کے لئے اس نے بیجاپور سے قریب ایک بڑا میدان تجویز کیا اور حکم دیا کہ وہاں ایک ایسا شہر بسایا جائے کہ ہندوستان بھر میں اس کا جواب نہ ہو اس شہر کا نقشہ بڑے بڑے ہوشیار لوگوں نے بنایا اور یہاں کے شاہی محلوں کی تعمیر کے واسطے بے شمار اوڑ مزدور دور دور سے بلائے گئے بیجاپور کے چھوٹے بڑے سوداگروں اور مالدار لوگوں اور امیروں کو اس نے حکم دیا کہ سب اپنے اپنے مکان اس نئے شہر میں بنائیں اور ہر ایک یہ کوشش کرے کہ اپنا مکان دوسرے سے اچھا ہو اور اس غرض کے لئے بادشاہ ہر ایک کو شاہی خزانہ سے روپیہ قرض دینے لگا۔

جب روپیہ سرکاری خزانے سے ملنے لگا تو ہر ایک خوشی سے مکان بنوانے لگا۔ ابھی اس شہر کی تعمیر پوری نہیں ہوئی تھی کہ نظام شاہی حکومت کے سپہ سالار ملک عنبر نے بڑی بھاری فوج لے کر حملہ کیا۔ اس حملہ میں یہ نیا شہر برباد ہوگیا۔

۱۔ ابراہیم عادل شاہ کو کس لفظ سے محبت تھی۔

۲۔ ابراہیم عادل شاہ نے جو شہر بسایا اس کا نام کیا تھا۔

(۱۳)

چھوٹے بڑے جانوروں کی جس طرح خرید و فروخت ہوتی ہے اُسی طرح اگلے زمانہ میں آدمیوں کو بھی خریدتے اور بیچتے تھے ابراہیم عادل شاہ جس زمانہ میں نورس پور کو آباد کر رہا تھا ایک سوداگر ایک سیدی لڑکے اور اس کی ماں کو ملک حبش سے پکڑ لایا اور بیجاپور میں بیچنے کیلئے

لے کر نکلا سدّی لڑکے کو تو ابراہیم عادل شاہ نے خرید لیا اور اس کی ماں کو
کسی امیر نے لے لیا۔ اس بچہ کو خرید کر سدّی ریحان نام رکھا اور اپنے
شہزادہ سلطان محمدؒ کے ساتھ کھیلنے اور اس کا کام کرنے کیلئے چھوڑ دیا ۶
دونوں ہم عمر تھے سلطان محمدؒ اس کو ستاتا بھی تھا اور اس سے کام بھی
لیتا اور کھیلتا بھی تھا ایک دفعہ سلطان محمدؒ نے ریحان کے سر پر سے
اس کی ٹوپی چھین کر جلدی سے حوض میں پھینک دی ریحان
کو تیرنا نہیں آتا تھا اس لئے وہ حوض میں سے ٹوپی نکال نہیں سکتا
تھا اس سبب سے وہ رونے لگا ابراہیم عادل شاہ ادھر سے آرہے تھے ا
باپ کو آتے دیکھ کر شاہزادہ دور کھسک گیا۔ بادشاہ نے ریحان کی ٹوپی نکلوادی
شہزادے پر غصہ ہوے اور نہ ریحان پر۔ سدی ریحان بڑا وفادار
تھا۔ سلطان محمدؒ کو اس کا بڑا اعتبار تھا۔ ابراہیم عادل شاہ کے بعد

جب وہ بادشاہ ہوا تو اُس نے سدی ریحان کو اپنا وزیر بنالیا۔

۱۔ سلطان محمد کا وزیر کون تھا۔

۲۔ سلطان محمد کے باپ کا نام کیا تھا۔

(۱۴)

ابراہیم عادل شاہ نے اپنے زمانے میں ایک مرہٹہ سردار کو کرناٹک کا صوبہ دار بنایا اس کا نام شاہ جی تھا اور وہ پونے کا رہنے والا تھا جب وہ کرناٹک کا صوبہ دار ہوا تو اُس نے اپنی بیوی جی جی بائی اور لڑکے سیواجی کو وطن میں ہی چھوڑ دیا اور آپ خود کرناٹک چلا گیا اس کا بیٹا پونہ میں پرورش پاتا رہا۔ جب وہ بڑا ہوا تو پونہ کے اطراف کے کئی قلعوں پر قبضہ کر کے ان کا مالک بن گیا یہ قلعے تمام عادل شاہی سلطنت میں تھے بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ سیواجی نے اپنی باپ

کے کہنے سے ایسا کیا ہے اس لئے اس کے باپ کو گرفتار کرنیکا حکم دیا بادشاہی عہدہ دار کرناٹک میں پہنچ کر اس فکر میں تھے کہ کس طرح اس کو گرفتار کریں، ایک رات شاہ جی ایک دعوت میں تھا وہاں کھانے پینے کے بعد ناچ گانا سنتے ہیں تمام رات بسر کر دی اور صبح صبح اپنے مکان کو آیا تو اس کو بادشاہ کی فوج کے آنیکی اطلاع ہوئی وہ اُسی وقت گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف نکل گیا شاہی فوج کے ایک ہندو سردار باباجی نے اس کو گرفتار کر کے ایک قلعہ میں قید کر دیا۔ باپ کے قید ہو جانے سے سیواجی کو بڑا جوش پیدا ہو گیا اور ہر طرف لوٹ مار کرنے لگ گیا آخر اس نے مرہٹوں کی ایک سلطنت قائم کر لی۔

۱۔ سیواجی کا باپ کون تھا۔

۲۔ سیواجی کے باپ کو کس نے گرفتار کیا۔

۳۔ ابراہیم عادل شاہ نے سیواجی کے باپ کو گرفتار کرنے کا حکم کیوں دیا۔

(۱۵)

سُلطان محمد عادل شاہ ایک محل کے چھت پر سے بیجاپور کو ملاحظہ کر رہے تھے۔ دیکھا کہ تمام آباد محلوں سے دھواں اٹھ رہا ہے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اپنی اپنی مکانوں میں لوگ کھانے پکا رہے ہیں ایک محلہ میں برہمن رہتے تھے اس لئے اس کا نام برہمن پلی ہو گیا تھا اس وقت اس محلہ سے دھواں نہیں اٹھ رہا تھا بادشاہ نے اس کا سبب دریافت کیا کہ اس محلہ سے دھواں کیوں نہیں اٹھ رہا ہے سبھوں نے عرض کی کہ

"جہاں پناہ! یہاں برہمن لوگ رہتے ہیں وہ ایک وقت

پکاتے اور ایک ہی وقت کھاتے ہیں "

یہ سُن کر بادشاہ نے خیال کیا کہ شاید ان کے پاس روپیہ پیسہ نہیں ہے اس لئے وہ دو وقت کھانا پکا نہیں سکتے اور حکم دیا کہ اس محلے کے تمام برہمنوں کی معاش دُگنی کر دی جائے کہ وہ دو وقت پیٹ بھر کھائیں۔

۱۔ برہمن پلی کہاں واقع ہے۔

۲۔ اس کا نام برہمن پلی کیوں ہوا۔

(۱۶)

دریائے تنگبھدرا کے جنوب میں ہندوؤں کی ایک بڑی سلطنت تھی اس کی راج دھانی کا نام بیجانگر تھا یہاں ایک برہمن رہتا تھا اس کے ایک بیٹے کا نام تما بھٹ تھا سلطان احمد شاہ بہمنی نے

جب بیجانگر پر چڑہائی کی تو اُس لڑائی میں تما بھٹ مسلمان سپاہیوں کے ہاتھ گرفتار ہوا اور شاہی غلاموں میں داخل کر لیا گیا اس کو ملک حسن کے نام سے پکارنے لگے یہ لڑکا سلطان احمد شاہ کے شاہزادے کے ساتھ مدرسہ جانے لگا وہاں اُس نے فارسی زبان کی تعلیم حاصل کرلی۔ شاہزادہ اس کو بحری کے نام سے پکارتا تھا یہ اس کا عُرف ہو گیا جب شاہزادہ بادشاہ بن گیا تو اُس کو بڑے عہدے تک پہنچا دیا یہاں تک کہ نظام الملک بحری کے خطاب سے سرفراز ہوا۔ اسی کا بیٹا احمد بحری ہے جس نے نظام شاہی سلطنت قایم کی اور احمد نگر بسایا۔ اُس کو تلوار بازی کا بڑا شوق تھا جب اس نے اپنی سلطنت قایم کی تو اس کے ملک کے لوگوں میں تلوار بازی کا بڑا شوق پیدا ہوا۔ تلوار بازی کیلئے قوت کی سب سے پہلے ضرورت ہے۔ ہر محلہ میں ورزش گاہیں اور تلوار بازی کی تعلیم گاہیں قایم ہوئیں۔ اس زمانہ میں ہر شخص کو یہ دعویٰ تھا کہ "تلوار پھیرنے میں مجھے بڑا کمال ہے" لوگوں میں یہ جھگڑا قایم ہو جاتا تو

اس کا فیصلہ احمد نظام شاہ کے دربار میں ہوتا تھا تلوار بازی کے دونوں دعوے دار بادشاہ کے روبرو ایک دوسرے پر تلوار پھینکتے دونوں میں سے جو سب سے پہلے ایک پر وار کر دیتا وہ جیت لیتا۔ اس لڑائی میں جو شخص مر گیا مر گیا اُس کا کوئی الزام مارنے والے پر نہیں قایم ہوتا۔ ایسے مقابلہ کا نام ’یک یک‘ ہے۔ یہ اسی زمانے میں موقوف ہوگیا۔

۱۔ احمد نظام شاہ کس کا بیٹا تھا اور اس کا باپ کہاں کا رہنے والا تھا۔

۲۔ ’یک یک‘ کسے کہتے ہیں۔

۳۔ احمد نگر کس نے بسایا

۴۔ نظام الملک کو بحری کیوں کہتے ہیں۔

(۱۷)

پرینڈہ ایک تعلقہ کا نام ہے جو عثمان آباد ضلع میں واقع ہے یہاں ایک

زمانے میں نظام شاہی بادشاہوں کے قبضہ میں تھا اس پر ایک دفعہ ابراہیم
عادل شاہ نے قبضہ کر لیا اور اپنے ایک عہدہ دار کو وہاں کا قلعہ دار مقرر کر کے
پرینڈہ کا قلعہ اس کے سپرد کیا۔ اور آپ خود اپنے پایۂ تخت کو چلا گیا۔ اس قلعہ
پر ابراہیم عادل شاہ کا قبضہ ہونیکی خبر سن کر برہان نظام شاہ کو غصہ آیا کیونکہ
یہ اسی کا قلعہ تھا اس لئے وہ اپنی فوج لیکر اس قلعہ کو فتح کرنے روانہ ہوا۔ اس کی
اطلاع جب ابراہیم عادل شاہ کے قلعہ دار کو ہوئی تو گھبرایا اور یہ سوچنے لگا کہ
کیا کیا جائے اسی خوف اور فکر میں ایک رات سو گیا۔ مچھر اس کے کانوں کے پاس آکر
بھن بھن کرنے لگے نیند میں اسے ایسا معلوم ہوا کہ برہان نظام شاہ کی فوج آگئی
ہے اور یہ بھن بھن گھوں گھوں اسی کے باجوں کی ہے اس خوف میں نیند سے جاگا
تو لگا بھاگنے اور دروازہ کھلا چھوڑ کر باہر نکل گیا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر گھر والے
بھی بھاگے اور جب تمام لوگ اُن کو بھاگتا دیکھے تو ایک گڑبڑ ہوگئی اور سب قلعے والے

ایک کے بعد ایک بھاگنے لگے اور قلعہ کو خالی چھوڑ دیا جس کے بعد برہان نظام شاہ
قلعے میں پہنچ کر آسانی سے اس پر قبضہ کر لیا۔

۱۔ پرینڈہ کس کی سلطنت میں تھا۔

۲۔ اس پر پہلے کس نے قبضہ کیا۔

۳۔ پرینڈہ کے قلعہ سے لڑے بغیر کس کا قلعہ دار بھاگا۔

(۱۸)

مرتضیٰ نظام شاہ احمد نگر کا ایک بادشاہ تھا وہ فتحی شاہ نام ایک
شخص کو بہت چاہتا تھا بادشاہ کے جواہر خانے میں دو تسبیحیں قیمتی جواہر کی
تھیں فتحی شاہ نے ایک دن بادشاہ سے وہ دونوں تسبیحیں مانگیں بادشاہ نے
اپنے مختار صلابت خان کو حکم دیا کہ فتحی شاہ کو وہ تسبیحیں دیدو۔ صلابت خان نے
اتنی قیمتی تسبیحوں کو دینا مناسب نہیں سمجھا اس لئے ان کے عوض ان سے
کم قیمت کی دوسری تسبیحیں اس کو دے دیں۔ فتحی شاہ نے اس کی اطلاع

بادشاہ کو دی تو بادشاہ کو برا معلوم ہوا اُس نے صلابت خان کو حکم دیا کہ
"میں تمام جواہرات دیکھنا چاہتا ہوں جواہر خانے کے تمام جواہرات
نکال کر ایک جگہ سلسلے سے جماؤ" صلابت خان سمجھ گیا کہ بادشاہ جواہرات
کو دیکھ کر آپ خود اُن تسبیحوں کو فتحی شاہ کے حوالے کر دیگا ۔اس لئے اُس نے
اُن دونوں تسبیحوں کو چھپا دیا اور باقی جواہرات کو سلسلے سے جما کر بادشاہ
اطلاع کی بادشاہ فتحی شاہ کو ساتھ لے کر جواہر خانے میں آیا جب وہ تسبیح
نہیں نظر آئیں تو اُسکو اور غصہ آگیا ان تمام جواہر کو ایک کپڑے میں لپیٹ
اور حجرے میں آگ لگا دی اور آپ باہر نکل گیا پہرہ والوں نے جلد جلد آگ
بجھا دی پھر بھی جواہرات میں سے قیمتی موتی جل جلا کر راکھ ہو گئے ۔ بادشاہ
اس حرکت سے لوگ سمجھے کہ دیوانہ ہو گیا ہے اسی لئے اس کو مرتضیٰ نظام دیوانہ
کہنے لگے اور دیوانہ اُس کا لقب ہو گیا ۔

صلابت خان کون تھا ۔

۲ - دیوانہ لقب کس بادشاہ کا ہے -

۳ - اُس کو دیوانہ کیوں کہتے تھے -

(۱۹)

قطب شاہی بادشاہوں میں عبداللہ قطب شاہ مشہور بادشاہ گذرا ہے اُس نے بہت عرصہ تک حکومت کی اس کی ماں کا نام حیات بخش بیگم تھا اُس زمانہ میں وہ ماں صاحب کے نام سے مشہور تھی - اُس نے حیدرآباد اور اُس کے آس پاس بہت سی عمارتیں بنوائیں - ہمارے حیدرآباد میں ماں صاحب کا تالاب جو مشہور ہے اُسی کا بنوایا ہوا ہے اُسی نے حیدرآباد کے مشرق کی طرف ایک گاؤں بسا کر اُس کا نام حیات نگر رکھا - وہ اپنے بیٹے کو بہت چاہتی تھی جب اُس کا بیٹا بڑا ہوا اور اُس کے ڈاڑھی نکلی تو ماں صاحب نے اپنے لڑکے کی ڈاڑھی منڈولنے کی ایک رسم رچائی یہ رسم حیات نگر میں منائی گئی - اس تقریب کیلئے عبداللہ قطب شاہ قلعہ محمد نگر سے نکل کر حیات نگر گیا - اب مورخوں نے

آدھ گھنٹے میں وہاں پہنچ سکتے ہیں اُس زمانے میں موٹریں نہیں تھیں اس لئے
بادشاہ تین دن میں حیات نگر پہنچا وہاں بڑی دھوم ہوئی تمام گاؤں سجایا گیا
سیکڑوں ہزاروں آدمیوں کو دعوت دی گئی اور تمام گاؤں میں روشنی کی گئی
اس رسم میں ماں صاحب کے دو لاکھ ہون خرچ ہوئے اور عبداللہ قطب شاہ کی
ڈاڑھی مونڈھی گئی۔

۱۔ عبداللہ قطب شاہ کی ماں کا نام کیا ہے۔

۲۔ عبداللہ قطب شاہ کی ماں نے کیا کیا عمارتیں بنوائیں۔

۳۔ اُس کے بسائے ہوئے گاؤں کا نام کیا ہے اور کدھر واقع ہے۔

(۲۰)

مکہ میں سید احمد نام ایک شخص رہتا تھا وہ قطب شاہی بادشاہوں
کی تعریف سنکر گولکنڈہ آیا۔ اُس زمانے میں عبداللہ قطب شاہ بادشاہ تھا
وہ بادشاہ کے محل کے دروازہ پر آکر بیٹھ گیا لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ تو کیا

چاہتا ہے اُس نے کوئی جواب نہیں دیا اسکی اطلاع بادشاہ کو ہوئی تو اس نے اپنے خاص آدمی کو بھیجا اور اسکو کہا کہ اس شخص سے دریافت کرو کہ وہ کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ کیوں آیا ہے؟ کیا چاہتا ہے؟ اس نے جب سید احمد سے دریافت کیا تو اس نے اُس سے کہا کہ "میں مکہ سے آیا ہوں اور ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہوں اور جب میں بادشاہ سے ملوں گا تو اُسی سے کہوں گا کہ میں یہاں کیوں آیا۔" آخر اس کو بادشاہ کے پاس لیگئے تو اُس سے اُس نے کہا کہ "میں آپ کی لڑکی سے شادی کرنے آیا ہوں" یہ سُنکر سب لوگ اسکو دیوانہ سمجھے کہ ایک فقیر جیسا آدمی تھا اور بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ اسکو قید کر دیا گیا۔ اسکے بعد بادشاہ ہی کو اسکے حال پر رحم آیا اور اُسے اسکے وطن کو روانہ کر دیا لیکن وہ وہاں زیادہ نہیں رہا پھر وہاں سے واپس آگیا اب کے بار آیا تو عبد اللہ قطب شاہ نے اسکے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دی۔ یہ سید احمد بڑا لائق آدمی اور حساب میں بہت ماہر تھا۔

۱۔ سید احمد کون تھا۔

۲۔ سید احمد کیوں قید کر دیا گیا تھا۔

مُصنّف کی اور کتابیں

(۱) میر عالم (سوانح) مع تصاویر .... کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

(۲) نظام علیخاں (سوانح) مع تصاویر .... کاغذ عمدہ 〃 عیصر ۸ر

(۳) شیر جنگ (سوانح) مع تصاویر .... کاغذ عمدہ 〃 عیصر ۸ر

ملنے کا پتہ

سیّد جلال ید اللّٰہی تاجر کتب شمس الاسلام پریس

چھتہ بازار حیدر آباد دکن